صوفیہ کرام اور تعلق بالرسول ﷺ کی مختلف جہتیں

پروفیسر ڈاکٹر محمد سلطان شاہ☆

Abstract

Sufis possess special love for the Prophet Muhammad(ﷺ) and they express it through their reverence and obedience. In this article various aspects of sufis' relations with their Prophet has been highlighted in the light of tasawwuf literature under the following subheadings: mentioning the Prophet(ﷺ) in conversation, acting upon his sunnah, longing for death to meet the Prophet(ﷺ) ,recitation of salat and salam, grades of sufis, fulfilling their needs through his wasila, reverence for the descendants of the Prophet(ﷺ) ,reverence for his birth-place, reverence for his relics, waqf in the name of the Prophet(ﷺ) ,becoming the guest of the Prophet(ﷺ) solution of sufis' problems, eagerness to learn his sunnah and adopting the Prophet's etiquettes and some others.

Key Words: Sufis, Reverence, Highlighted, Tasawwuf, Waqf, Solution, Sunnah, Etiquettes

صوفیہ عظام حضور نبی کریم ﷺ سے بے پناہ محبت وعقیدت رکھتے ہیں۔ اسی لیے وہ اتباع رسول ﷺ کو انتہائی اہمیت دیتے ہیں۔ ان کی نظر ہر لحظہ حضور سرور کونین ﷺ کی سنت پر رہتی ہیں۔ ان کی گفتار اپنے آقا ﷺ کے ذکر سے خالی نہیں ہوتی اور ان کے کردار سے سُنتِ رسول ﷺ کی عکاسی ہوتی ہے۔ دراصل ولایت نبوت کا فیضان ہے۔ نبوت وولایت کے تعلق کو واضح کرتے ہوئے شاہ سید محمد ذوقی رقمطراز ہیں:

☆ صدر شعبہ عربی وعلومِ اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی، لاہور

''اولیاء اللہ اس زمین پر اللہ کی حجت ہیں جو نبوت کی تصدیق کرتے ہیں اور انبیاء علیہم السلام کی نشاندہی فرماتے ہیں۔
انہیں دیکھ کر نبوت پر یقین آتا ہے۔ ان کی وجود باجود سے نبوت زندہ رہتی ہے اور انوار و اثرات نبوت قائم رہتے ہیں۔''(۱)

ذیل میں صوفیانہ ادب کی روشنی میں صوفیہ کرام اور تعلق بالرسول ﷺ کی مختلف جہتوں پر روشنی ڈالی گئی ہے:

۱۔ ذکرِ رسول ﷺ:

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ تمام عمر عشقِ الٰہی میں وارفتہ و بے خود رہنے کے ساتھ محبتِ رسول ﷺ کے نشے میں سرشار رہے۔ اپنے ملفوظات میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر بہت ہی والہانہ انداز میں فرماتے تھے اور اکثر حدیث نبوی بیان فرما کر رونے لگتے تھے۔ ایک جگہ ملفوظات میں فرمایا کہ افسوس ہے اس شخص پر جو قیامت کے دن آپ ﷺ سے شرمندہ ہوگا۔ اس کی جگہ کہاں ہوگی جو آپ سے شرمندہ ہوگا، وہ کہاں جائے گا؟ یہ فرما چکے تو ہائے ہائے کر کے رو پڑے۔ (۲)

حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ حضور نبی کریم ﷺ سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ رسول ﷺ کا ذکر مبارک جب کبھی آتا تو زار و قطار روتے۔ ایک بار آپ ﷺ کی وفات کا ذکر خود ہی فرمایا اور جب بیان کر چکے تو آہ کھینچی، نعرہ مارا اور روتے روتے بے ہوش ہو گئے اور جب ہوش آیا تو فرمایا جس کے واسطے تمام عالم پیدا کیا گیا، جب اسی کو اس عالم سے اٹھا لیا گیا تو اور دوسرے ناچیز بندوں کی کیا حیثیت ہے جو زندگی کی خواہش کریں۔ ہم اپنے کو جانے والوں ہی میں شمار کریں۔ غفلت کا پردہ درمیان سے اٹھا دیں اور زادِ راہ کی فکر میں لگے رہیں۔ (۳)

۲۔ صوفیہ کرام اور سنت نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۶۱ھ فرماتے ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام سے جو حدیث بھی میں نے سنی ہے اس پر عمل کیا۔ ایسی کوئی حدیث نہیں، جو سنی ہو اور عمل نہ کیا ہو۔ (۵)

حضرت شیخ ابوالحسن وراق قدس اللہ سرہ کا ارشاد ہے:

''اللہ تعالیٰ کی دوستی کی علامت اس کے محبوب رسول اکرم ﷺ کی اطاعت و پیروی ہے۔''(۶)

شیخ محمد بن فضل البلخی قدس اللہ سرہ کا قول ہے:

"اعرف الناس باللہ اشدھم مجاھدۃ فی او امرہ و اتبعھم بسنۃ نبیہ ﷺ(۷)

سب سے زیادہ خداشناس (عارف باللہ) وہ شخص ہے جو (عارفوں میں) سب سے زیادہ خداوند تعالیٰ کے احکام میں مجاہدہ کرتا ہے اور نبی کریم ﷺ کی سنت کا ان میں زیادہ متبع ہے۔

مولانا عبدالرحمن جامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ شیخ ابوالحسن نجار قدس سرہ العزیز کی یہ عادت تھی کہ جو کچھ وہ سنتے ان میں جو عادتیں اور افعال پسندیدہ ہوتے ان پر وہ ضرور عمل کرتے تھے۔ وہ جب احادیث سنتے یا مشائخ کی حکایات تو وہ ان پر ضرور عمل کرتے۔ ان کا ارشاد ہے کہ جب تم کو کسی سنتِ رسول ﷺ کا علم ہو تو اگر تم سے ممکن ہو سکے تو ان کو اپنا ورد بنا لو اور اس کو ہمیشہ کرو اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو اس سنت رسول ﷺ پر ایک بار تو ضرور عمل کرو تاکہ تمہارا نام سنت پر عمل کرنے والوں کے زمرے میں لکھ دیا جائے۔(۸)

حضرت شیخ ذوالنون مصری قدس سرہ العزیز المتوفی 205ھ فرماتے ہیں کہ خدا کی محبت کی علامت یہ ہے کہ تو خدا کے حبیب ﷺ کی اخلاق، افعال اور امر و سنت سب میں پوری اتباع کرے۔(۹)

حضرت شاہ کمال کیتھلی (۸۳۸۔۹۲۱ھ) رحمۃ اللہ علیہ اتباعِ سنتِ نبوی علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کے سخت پابند تھے۔(۱۰)

حضرت سلطان باہو (۱۰۳۹۔۱۱۰۶ھ) قدس اللہ سرہ العزیز سرور عالم ﷺ کی متابعت کے متعلق فرماتے ہیں "جو شخص رسول خدا ﷺ کی متابعت کے بغیر اپنی شیخ زادگی کے بھروسے رہبری اور پیشوائی کرے گا وہ خود بھی گمراہ ہوگا اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گا۔"(۱۱)

اس سلسلے میں ان کا یہ بھی ارشاد ہے: "اگر اس کا ایک فعل بھی شرع محمدی کے خلاف ہے تو وہ صوفی نہیں بلکہ شیطان ہے۔ اس سے کنارہ کشی اختیار کرنا چاہیے۔"(۱۲)

حضرت سفیان ثوری قدس سرہ العزیز ایک روز مسجد میں گئے تو آپ نے اپنے داہنے پاؤں کی بجائے بایاں پاؤں اندر رکھ دیا۔ اسی وقت ندا آئی کہ اے سفیان بیل نہ بن۔ آپ کے گوش مبارک میں جو یہ آواز پہنچی تو آپ اسی وقت ایک نعرہ مار کر بے ہوش ہو گئے۔ ہوش میں جو آئے تو یہ حالت تھی کہ خود اپنے ہاتھ سے اپنی داڑھی پکڑے، منہ پر طمانچے مارتے اور روتے تھے اور کہتے تھے کہ تو نے مسجد میں مؤدبانہ قدم نہ رکھا تو تیرا نام انسانوں کی فہرست سے کاٹ دیا گیا۔(۱۳)

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک شخص شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس اللہ تعالیٰ سرہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ مسجد میں تھے۔ اس نے مسجد میں داخل ہوتے وقت اپنا بایاں پاؤں پہلے رکھا۔ آپ

نے اس سے فرمایا یہاں سے نکل جاؤ کیونکہ جو شخص دوست کے گھر میں داخل ہونے کے آداب سے واقف نہیں، اس سے ملنا جلنا مناسب نہیں ہے۔ (۱۴)

حضرت ابو حفص حداد رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرہ میں شیخ فرید الدین عطار علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ ایک محلہ میں کوئی محدث حدیث بیان کیا کرتے تھے اور جب اہلِ محلہ نے حدیث سننے کے لیے آپ کو ساتھ چلنے کے لیے کہا تو فرمایا کہ تیس برس قبل ایک حدیث سنی تھی اور آج تک اس پر مکمل عمل نہیں کر سکا پھر مزید حدیث سن کر کیا کروں گا؟ اور جب لوگوں نے وہ حدیث پوچھی تو آپ نے سُنا دی کہ ''بہترین مرد وہی ہے جو ایسی چیزوں کو چھوڑ دے جن میں کوئی اسلامی مفاد مضمر نہ ہو''(۱۵)

حضرت عبداللہ منازل رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۳۶ھ نے فرمایا ''کوئی اپنے فرائض ترک نہیں کرتا بجز اس کے وہ سنتوں کو ضائع کر دیتا ہے۔ اور یہ فرائض کے ترک کرنے کا سبب ہوتا ہے اور جو سنتوں کے ترک کرنے میں مبتلا ہوتا ہے وہ جلد ہی بدعتوں میں پھنس جاتا ہے۔''(۱۶)

شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مطابقت قول و فعل و ارادہ میں ہر طرح سے کرنی چاہیے تاکہ حق تعالیٰ کی محبت دل میں قرار پکڑے۔ (۱۷)

شیخ احمد عبدالحق نوشہ ردولوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کو اتباع سنت کی ہدایت فرماتے تھے۔ اپنے ایک محبوب مرید شیخ بختیار کو مراحل سلوک طے کرانے کے بعد فرمایا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع کے طفیل میں خدا کو پالیا۔ (۱۸)

خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند قدس اللہ سرہ نے فرمایا:

> ''سنت نبوی پر چلنا بہت بڑا کام ہے۔ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع اور صحابہ کرام کی اقتداء، یہ دونوں مختصر کام ہیں، لیکن اس سے نفع عظیم ہوتا ہے۔''(۱۹)

سید جلال الدین بخاری المعروف مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین و طالبین کی تربیت فرماتے اور ہمیشہ شریعت کی پابندی مدنظر رہتی، ہر بات میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کا خیال رکھتے۔ مراۃ الاسرار میں ہے:

> ''در جمیع امور صوری و معنوی قدم بہ قدم حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم می رفت''

اس اتباع سنت کا نتیجہ یہ تھا کہ حضرت مخدوم بارگاہ رسالت میں مقبول تھے۔ خود حضرت مخدوم نے لکھا ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چند حدیثیں بلا واسطہ سنیں۔ (۲۰)

۳۔ شوقِ موت برائے دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی قدس سرہ بھی اپنے مرشد کریم کی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انتہائی محبت رکھتے تھے۔ محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ عالم تھا کہ وصال سے کچھ دنوں پہلے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے تھے کہ ''نظام تم سے ملنے کا بڑا اشتیاق ہے۔'' اس خواب کے بعد سفر آخرت کے لیے بے چین رہنے لگے۔ وفات سے چالیس دن پہلے کھانا پینا بالکل ترک کر دیا تھا اور برابر آنکھوں سے آنسو جاری رہتے تھے۔ کبھی کچھ کھانے کے لیے اصرار کیا جاتا تو فرماتے:

''کسیکہ مشتاق حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باشد او طعام دنیا چگونہ'' (۲۱)

۴۔ کثرتِ صلوٰۃ وسلام:

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ العزیز ہر رات تین ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سویا کرتے تھے۔ انہی ایام میں آپ کا نکاح ہوا، اور تین روز تک درود شریف نہ پڑھ سکے۔ ایک شخص نے جس کا نام رئیس تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ فرمارہے تھے کہ بختیار کاکی کو ہمارا سلام کہنا اور کہنا کہ ہر رات جو درود وسلام کا تحفہ بھیجا کرتے تھے، تین راتوں سے ہمیں وہ تحفہ نہیں پہنچ رہا۔ حامد بن فضل اللہ جمالی کے مطابق آپ کے اس رئیس مرید کا نام احمد تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ پیغام انہیں پہنچا تو انہوں نے فوراً اپنی منکوحہ کو طلاق دے دی۔ (۲۲)

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک خط میں ایک مرید کو تحریر فرمایا:

''کم کھانے سے جسم تندرست رہتا ہے، گناہوں کو ترک کر دینے سے روح کو سلامتی ملتی ہے
اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے سے دین سلامت رہتا ہے۔'' (۲۳)

۵۔ تعظیمِ حرمین شریفین:

شیخ ابوعثمان مغربی قدس سرہ العزیز تین سال تک مکہ معظّمہ میں رہے اور اس ادب سے رہے کہ کبھی حرم شریف کی حدود میں پیشاب نہیں کیا۔ (۲۴)

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قدس اللہ سرہ العزیز نے مکہ مکرمہ میں علم حاصل کرنے میں مشغول رہے۔ حج کی سعادت حاصل کی اور حضرت سرور کائنات وفخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہء اقدس کی زیارت سے مشرف ہوئے اور پانچ سال تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک کے مجاور رہے اور شیخ کمال الدین محمد یمنی سے جو بڑے محدثین میں سے تھے، علم حدیث حاصل کیا۔ (۲۵) حامد بن فضل اللہ جمالی لکھتے ہیں کہ

حضرت شیخ ایک سال سے کم یا زیادہ مدینہ منورہ میں جناب سرور کائنات ﷺ کے حرم محترم میں ایک خاص جگہ رہے کہ قبہء روضئہ مبارک کے دائیں جانب ہے۔(۲۶)

مدینہ طیبہ میں اقامت پزیر (۱۹۱۰ء۔۱۹۸۱ء/ھ ۱۳۲۷۔۱۴۰۱) قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی قدس سرہ العزیز پون صدی رہے۔ اُن کی دلی تمنا تھی کہ ان کی زندگی کے آخری لمحات وہیں ختم ہوں تا کہ جنت البقیع میں دفن ہونے کا شرف حاصل ہو۔ کہا کرتے تھے کہ میں نے ساری زندگی اس تمنا میں بسر کی ہے کہ مدینہ منورہ مدفن بنے۔ اب تو میں حج کو بھی نہیں جاتا کہ کہیں مدینہ سے باہر موت نہ آجائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش پوری فرمائی اور ۱۱۲ اکتوبر ۱۹۸۱ء مطابق ۴ ذی الحجۃ ۱۴۰۱ھ کو ان کا مدینہ منورہ میں انتقال ہوا اور جنت البقیع میں سپرد خاک کیے گئے۔(۲۷)

۶۔ روضہء اطہر سے سلام کا جواب:

سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں جب رسول کریم ﷺ کی بارگاہ میں ہوئے تو انہوں نے پہلے کہا ''السلام علیک یا جدی'' روضۂ اطہر سے جواب ملا ''علیک السلام یا ولدی''۔(۲۸)

حضرت شیخ ابوالخیر حبشی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۸۳ھ نے ساٹھ سال کامل حرمین شریفین کی مجاورت کی مشہور ہے کہ جب بھی آپ روضہء مقدسہ آنحضرت ﷺ پر حاضری دیتے اور ''السلام علیک یا رسول الثقلین'' عرض کرتے۔ جوب ملتا ''وعلیک السلام یا طاؤس الحرمین''۔(۲۹)

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جب مدینہ منورہ میں حضور اکرم ﷺ کے روضہء اقدس پر یہ کہہ کر سلام پیش کیا: السلام علیکم یا سید المرسلین تو جواب ملا: وعلیکم السلام یا امام المسلمین۔(۳۰)

۷۔ صوفیہ کرام کے مراتب عطائے مصطفیٰ ﷺ:

حضرت بشر بن حارث حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''میں رسولِ خدا ﷺ کو خواب میں دیکھا، ارشاد فرماتے تھے، اے بشر! تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہم زمانہ لوگوں پر تمہیں کس وجہ سے بلندی عطا فرمائی؟'' میں نے عرض کیا ''حضور مجھے علم نہیں''۔ ارشاد فرمایا ''پیروی سنت، نیکوں کی خدمت، مسلمان بھائیوں کی خیرخواہی اور میرے اصحاب واہل بیت سے غایت درجہ محبت نے تم کو درجہء ابرار پر فائز کیا۔''(۳۱)

حضرت شیخ نصیرالدین محمود قدس سرہ العزیز کے ممتاز خلیفہ حضرت سید شیخ محمد جعفر مکی سرہندی رحمۃ اللہ

علیہ متوفی ۱۰۴۱ھ نے اپنی کتاب ''بحر المعانی'' میں رقمطراز ہیں: اے محبوب! ان کے علاوہ بھی لامحدود افراد ہیں، جو اہل دنیا کی آنکھوں سے مستور ہیں، ان لوگوں کو صرف قطب جانتے ہیں یا وہ کامل لوگ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سلوک پر چلتے ہیں اور قلبی طور پر ان کا تعلق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوتا ہے۔ اس لیے بہت بلند مرتبے پاتے ہیں، جس طرح کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی مراتب علیا کا حصول رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا۔ سو جب کوئی شخص اپنا قلبی تعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو قطب بنا دیتا ہے اور پھر وہ مقام معشوقیت یعنی احدیت میں محو ہو جاتا ہے۔

اے محبوب! تمام لوگوں میں صرف دو آدمی مقام قطبیت سے مقام معشوقیت تک رسائی حاصل کر سکے ہیں۔ ایک شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی غوث الثقلین اور دوسرے شیخ نظام الدین بدایونی، ان دونوں بزرگوں نے نبوت کے سرچشمہ سے خوب سیر ہو کر علوم نبوت کو حاصل کیا ہے۔ (۳۲)

شیخ فریدالدین عطار علیہ الرحمۃ کے مطابق کسی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حضرت جنید قدس سرہ العزیز کو بھی خواب میں دیکھا اور ایک شخص نے کوئی فتویٰ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جنید کی طرف اشارہ کر دیا، اس نے کہا جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود تشریف فرما ہیں تو دوسرے کی کیا ضرورت ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کو اپنی امت پر فخر ہے لیکن مجھے اپنی امت میں جنید پر اس سے بھی زیادہ فخر ہے۔ (۳۳)

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کی شب ستر اولیاء کرام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں خدا کے دوست ذوالنون مصری کے استقبال کے لیے آیا ہوں۔ (۳۴)

۸۔ تکمیل حاجات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توسل سے:

امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرد صالح سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بتایا کہ میں ایک مسجد میں نماز ادا کرنے گیا۔ وہاں ایک عابد اور ایک تاجر پہلے سے موجود تھے۔ عابد دُعا کر رہا تھا ''بارالہا! آج میں ایسا ایسا کھانا اور اس قسم کا حلوہ کھانا چاہتا ہوں۔'' تاجر نے سُنا تو کہا ''اگر یہ مجھ سے کہتا تو میں اسے ضرور کھلاتا۔ مگر یہ تو بہانہ سازی کر رہا ہے۔ مجھے سُنا کر اللہ سے دُعا کر رہا ہے تا کہ میں سن کر اسے کھلاؤں۔ بخدا میں تو اسے نہیں کھلاؤں گا۔'' عابد دُعا سے فارغ ہو کر مسجد کے ایک گوشہ میں سو رہے۔ کچھ دیر بعد ایک شخص ہاتھ میں سرپوش سے ڈھکا ہوا ایک خوان لئے آیا۔ چاروں طرف نگاہ دوڑا کر عابد کے پاس گیا اور اُسے جگایا اور دستر خوان عابد کے روبرو رکھ کر دور ہٹ گیا۔ تاجر نے دیکھا تو اس میں وہ تمام کھانے موجود تھے عابد جن کے لیے دُعا کر چکے تھے۔ عابد صاحب نے خواہش کے مطابق تناول فرمایا اور بقیہ واپس کر دیا۔ تاجر نے کھانا لانے والے شخص

سے خُدا کا واسطہ دے کر پوچھا کیا تم انہیں پہلے سے جانتے ہو۔اُس نے جواب دیا: ''بخدا ہرگز نہیں'' میں ایک مزدور ہوں۔میری بیوی اور بیٹی سال بھر سے ان کھانوں کی خواہش رکھتی تھیں مگر مہیا نہیں ہو پاتے تھے۔آج میں نے ایک شخص کی مزدوری کی تو اس نے مجھے ایک مثقال سونا دیا، میں نے اس سے گوشت وغیرہ خریدا اور میری بیوی کھانا پکانے لگی، اتنے میں میری آنکھ جو لگی تو میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ ''فرمایا آج تمہارے علاقہ میں اللہ کا ایک ولی آیا ہوا ہے۔اس کا قیام مسجد میں ہے۔جو کھانے تم نے اپنے بال بچوں کے لیے تیار کروائے ہیں، ان کھانوں کا اسے بھی شوق ہے۔اس کے پاس لے جا۔وہ اپنی اشتہا کے مطابق کھا کر واپس کر دے گا۔بقیہ میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے گا اور میں تیرے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' خواب اٹھ کر میں نے حکم کی تعمیل کی۔اس کے تاجر اور مزدور میں یہ گفتگو ہوئی۔

تاجر: میں نے اس شخص کو اللہ تعالیٰ سے انہی کھانوں کے لیے دعا کرتے سُنا تھا۔تو نے ان کھانوں پر کتنا پیسہ لگایا؟

مزدور: مثقال بھر سونا۔

تاجر: کیا یہ ہوسکتا ہے کہ تو مجھ سے دس مثقال سونا قبول کر کے اپنے اس عملِ خیر سے ایک قیراط کا حصہ دار بنا لے۔

مزدور: یہ ناممکن ہے۔

تاجر: اچھا میں اتنے کے لیے تجھے بیس مثقال سونا دیتا ہوں۔

مزدور نے پھر انکار کر دیا۔تاجر نے سونے کی مقدار بیس سے بڑھا کر پچاس اور سو مثقال تک پہنچائی تو مزدور نے اس سے کہا۔''واللہ جس شے کی ضمانت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے، اگر تو اس کے بدلے ساری دنیا کی دولت دے دے گا پھر بھی میں اسے فروخت نہیں کروں گا۔'' تاجر اپنی اس غفلت پر نادم ہو کر حیران و پریشان مسجد سے نکل گیا۔گویا اس نے اپنی کوئی متاعِ گراں بہا گم کر دی ہو۔(۳۵)(۳۶)

۹۔آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام:

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سادات کی بہت تعظیم کرتے تھے۔چنانچہ ایک مرتبہ دورانِ سبق سیدوں کے کم سن بچے کھیل کود رہے تھے۔جب وہ نزدیک آتے تو تعظیماً کھڑے ہو جاتے اور دس بارہ مرتبہ یہی صورت پیش آئی۔(۳۷)

ایک مرتبہ کچھ سید حضرات بغرض ملاقات حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے تو آپ ان کے ساتھ بے حد احترام و تعظیم سے پیش آئے لیکن آپ کا ایک شریر بچہ گستاخانہ طور پر رباب بجاتا باہر نکلا اور اس

کی یہ حرکت سادات کو بہت ناگوار گذری تو آپ نے فرمایا کہ اس کو نظر انداز فرمادیں کیونکہ اس بچے کا نطفہ اس رات قائم ہوا تھا جب میرے ہمسایہ کے یہاں بادشاہ کے پاس سے کھانا آیا تھا اور اس نے مجھ کو بھی کھلایا تھا اسی وجہ سے یہ بچہ گستاخ ہوا۔(۳۸)

William Stoddart ایک مغربی سکالر نے سادات کرام کے بارے میں لکھا ہے:

> "In Islam,... the reality of heredity finds expression in the existence of Shurafa or descendants of the Prophet. These possess no specific 'caste' function, but enjoy certain inherent spiritual advantages"(39)

Hoffman-Ladd.Valerie J ایک مستشرق نے صوفیہ کرام کے آلِ رسول ﷺ کے احترام کے حوالے سے لکھا ہے:

> "Most Sufis felt that one of the things that defines them and sets them apart from other Muslims in their devotion to the Prophet and his family."(40)

۱۰۔ تبرکاتِ رسول ﷺ کا احترام:

حضرت خواجہ حسین ناگوری قدس سرہ العزیز المتوفی ۹۰۱ھ کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے والہانہ محبت تھی۔ عشقِ رسول ﷺ میں آپ فنا تھے۔ آپ کی محبت مندرجہ ذیل واقعہ سے واضح ہے:

> ''منڈو کے بادشاہ سلطان غیاث الدین خلجی نے خواجہ ناگوری کو کئی مرتبہ بلایا لیکن آپ تشریف نہیں لے گئے۔ سلطان غیاث الدین خلجی کے پاس سرور عالم حضرت محمد ﷺ کا موئے مبارک کہیں سے آیا۔ سلطان نے آپ کو خبر آئی۔ آپ منڈو تشریف لے گئے اور موئے مبارک کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کے دیکھتے ہی موئے مبارک آپ کے ہاتھ میں آگیا۔''(۴۱)

۱۱۔ احترامِ مولدِ رسول ﷺ:

ایک بار حضرت ابراہیم بن ادھم قدس اللہ سرہ اس مکان شریف کی دہلیز پر جہاں کونین کے سرتاج، رحمت دوعالم سرکار محمد رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی، کھڑے ہوئے آنسو بہا رہے ہیں۔ راستہ تنگ ہے، لوگوں کی آمدورفت ہے انہیں اس حال میں دور سے حضرت سفیان بن ابراہیم نے دیکھا، حضرت ابراہیم بن ادھم کی نظر سفیان پر پڑی تو دیوار سے چپک رہے، سفیان قریب پہنچ گئے۔ اس مکان مبارک پر درود شریف

پڑھا اور حضرت ابراہیم سے رونے کی وجہ دریافت کی اور پوچھا یہاں رونا کیسا ہے؟ حضرت ابراہیم نے کہا اچھا ہے۔(۴۲)

۱۲۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر جائیداد وقف کرنا:

حضرت خواجہ حسین ناگوری علیہ الرحمہ المتوفی ۹۰۱ھ کے پاس جو جائیداد تھی۔یعنی مکان، کنواں اور باغ، وہ آپ نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر وقف کردی تھی۔(۴۳)

۱۳۔حضور علیہ السلام کی میزبانی:

شیخ ابوالخیر اقطع کا بیان ہے کہ وہ مدینہ طیبہ حاضر ہوئے۔وہاں انہوں نے پانچ روز قیام فرمایا اس مدت میں کچھ کھانے کو نہ ملا، بھوک سے بے تاب تھے۔سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبرانور پر حاضر ہوئے۔سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیخین رضی اللہ عنہما پر سلام پیش کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آج میں آپ کا مہمان ہوں۔کچھ دیر بعد منبرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے جا سوئے۔خواب میں نصیبہ جاگا اور زیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرفراز ہوئے۔حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بائیں اور حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پایا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شیخ ابوالخیر کو اٹھایا اور کہا ''دیکھ سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے پاس تشریف لائے ہیں۔'' شیخ ابوالخیر نے اٹھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمانِ مبارک کے بیچ میں بوسہ دیا۔اس وقت قاسمِ نعمت نے شیخ ابوالخیر کو ایک روٹی عنایت فرمائی۔انہوں نے خواب ہی میں آدھی روٹی کھالی اور جب بیدار ہوئے تو آدھی روٹی ان کے ہاتھ میں موجود تھی۔(۴۴)

۱۴۔خواب کے ذریعے ملنے والے ارشادات کی تعمیل:

امام الطائفہ ابوالقاسم جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا" شیخ سری سقطی (میرے شیخ) مجھ سے فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگوں میں وعظ کیا کرو اور میں لوگوں کے سامنے تقریر کرنے سے ہچکچاتا تھا اور خود کو اس کا اہل نہیں سمجھتا تھا۔ایک جمعہ کی شب سویا تھا کہ مجھے خواب میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ''تم لوگوں کو نصیحت کرو۔'' میں بیدار ہوا اور صبح کا انتظار کئے بغیر حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے دروازے پر جا کر دستک دی۔انہوں نے کہا۔''جب تک تم سے خود نہ فرمایا گیا تم نے میرے کہنے کا اعتبار نہیں کیا۔''

حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی صبح سے جامع مسجد میں اپنا وعظ شروع کر دیا۔لوگوں میں

یہ بات فوراً پھیل گئی کہ آج سے جنید بغدادی وعظ فرمائیں گے۔ وعظ کے دوران بھیس بدل کر ایک نصرانی جوان مجلس میں آیا اور کھڑے ہو کر سوال کیا۔" اے شیخ! بتایئے حضور اقدس ﷺ کے ارشاد مبارک اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر الله بنور الله (تبارک وتعالیٰ) کا کیا مطلب ہے؟ (مومن کی فراست سے ڈرو اس لیے کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھا کرتا ہے) شیخ جنید نے اس کا سوال سُنا تو چند لمحے کے لیے سر کو جھکا لیا۔ پھر سر اٹھا کر فرمایا ''تو نصرانی ہے اور اب تیرے ایمان لانے کا وقت آن پہنچا ہے۔ اسلام لے آ'' وہ جوان اسی وقت مسلمان ہو گیا۔ (۴۵)

حضرت خواجہ اجمیری قدس سرہ العزیز کے ایک نکاح کی بابت یہ روایت ہے کہ آپ نے سید وجیہ الدین مشہدی کی دختر نیک اختر بی بی عصمت سے نکاح حضور نبی کریم ﷺ سے حکم پر کیا۔ سید مشہدی نے ایک رات امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ فرماتے ہیں۔ ''اے میرے فرزند وجیہ الدین! جناب رسالت مآب ﷺ کا یہ حکم ہے کہ اس لڑکی کا نکاح شیخ معین الدین سجزی کے ساتھ کر دو' سید وجیہ الدین مذکور حضرت شیخ سے تعلق رکھتے تھے، انہوں نے یہ واقعہ حضرت شیخ نے ظاہر کیا۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ میری عمر کا آخری وقت ہے لیکن چونکہ رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے، میں قبول کرتا ہوں۔ لہٰذا نکاح ہو گیا۔ (۴۶)

ایک مرتبہ جب قطب الدین اولیاء ابو اسحٰق ابراہیم بن شہریار گارزونی علیہ الرحمہ نے تعمیر مسجد کا فیصلہ کیا تو حضور اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے اپنے دست مبارک سے مسجد کی بنیاد ڈال رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے بیداری کے بعد اسی بنیاد پر مسجد کی تعمیر شروع کر دی اور اتنی عظیم مسجد تعمیر کی جس میں تین صفیں آ سکتی تھیں۔ اس کے بعد پھر ایک شب آپ نے حضور اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ صحابہ کرام کے ہمراہ مسجد کی توسیع فرما رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے مسجد کو اس قدر وسعت دے دی جتنی خواب میں دیکھی تھی۔ (۴۷)

حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ شروع زمانے میں انہوں نے نبی اکرم ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ انہیں وعظ کرنے کا حکم فرما رہے تھے اور ان کے منہ میں انہوں نے اپنا لعاب دہن ڈالا۔ پس ان کے لیے ابوابِ سخن کھل گئے۔ شہزادہ دارا شکوہ کے مطابق اس لعاب دہن کی برکت سے آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر وعظ کرنا اور دعوت وتبلیغ کرنا شروع کر دیا اور آپ تمام علوم میں مہارت تامہ رکھتے تھے اور ہر علم سے متعلق گفتگو فرماتے تھے۔ وعظ کرتے وقت فرماتے، اے اہل آسمان و زمین! آؤ اور میری بات سنو اور مجھ سے کچھ سیکھ لو کہ میں آنحضرت ﷺ کا اس زمین پر وارث و جانشین ہوں، آؤ میری اس مجلس میں خلعتیں عطا ہوتی ہیں اور خدائے تعالیٰ میرے قلب پر اپنی تجلی ڈالتا ہے۔ (۴۸)

حضرت غوث نے فرمایا کہ ہر ولی اللہ اپنے پیغمبر کے نقشِ قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جد امجد آنحضرت ﷺ کے نقشِ قدم پر ہوں۔ جہاں جہاں میرے جدِ امجد نے قدم رکھے ہیں، میں نے اسی مقام پر اپنا قدم رکھا ہے بجز راہ نبوت کے کہ وہاں میں معذور تھا کیونکہ اس راہ میں غیر نبی کے لیے کوئی گنجائش نہیں۔ اس سے آپ کے معراجِ کمال اور بلندئ مقام اور اتباعِ محمدی کا اندازہ بخوبی کیا جاسکتا ہے۔(۴۹)

سیر العارفین میں ہے کہ عرصہ سے سلطان شمس الدین التمتش کا ارادہ تھا کہ شہر کے قریب ایک حوض بنائے۔ ایک شب اتفاقاً اس نے جناب رسالت مآب ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ ایک مقام پر گھوڑے پر سوار کھڑے ہوئے ہیں اور فرماتے ہیں کہ شمس الدین جہاں میں کھڑا ہوں یہاں حوض بنا۔ بادشاہ بیدار ہو کر خواجہ قطب الاسلام قدس سرہ العزیز کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ میں نے رات ایک خواب دیکھا ہے، حاضر ہو کر عرض کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں ہمیں معلوم ہے سلطان سے کہو کہ جلدی آئے ہم اس مقام پر چلتے ہیں۔ خواجہ قطب الاسلام اسی مقام پر جہاں حضور پر نور ﷺ گھوڑے پر ایستادہ تھے، پہنچ کر نماز میں مشغول ہو گئے کہ اتنے میں بادشاہ دوڑا ہوا آیا اور اس جگہ کو پہچان کر ایک حوض وہاں بنایا اور جہاں سمِ اسپ مبارک تھا وہاں ایک گنبد بنا دیا۔(۵۰)

سید ابوالحسن علی الشاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا مجھ سے فرماتے ہیں کہ تم مصر جاؤ وہاں چالیس صدیقوں کو تمہاری ذات سے تربیت حاصل ہوگی۔ میں نے عرض کیا حضور گرمی کا موسم ہے اور سخت گرمی پڑ رہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا آسمان تمہارے لیے پانی برساتا رہے گا۔(۵۱)

۱۵۔ بارگاہ رسالت مآب ﷺ سے عطائے خرقہ:

جس زمانے میں حضرت شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہ العزیز بغداد میں حضرت شیخ الشیوخ العالم شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ کی صحبت میں تھے تو خرقہ کے انتظار میں تھے کہ دیکھیے کب ملتا ہے؟ ایک رات حضرت شیخ الاسلام ان کی خانقاہ میں مشغول عبادت تھے کہ اہل معرفت کی طرح جس طرح وہ معائنہ فرمایا کرتے ہیں دیکھا کہ ایک مکان پُرنور ہے اور اس میں حضرت خلاصہءِ موجودات وسرور کائنات محمد مصطفی ﷺ تشریف رکھتے ہیں اور حضرت شیخ الشیوخ العالم، حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دربانوں کی طرح کھڑے ہیں اور اسی مکان میں حضرت نبی کریم ﷺ تشریف رکھتے ہیں، ایک ڈوری بندھی ہوئی ہے اور چند خرقے اس ڈوری میں لٹک رہے ہیں۔ اس دوران میں شیخ الاسلام غوث بہاء الدین کو

طلب فرمایا، حضرت شیخ الشیوخ العالم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر حضرت رسول کریم ﷺ کی قدم بوسی سے مشرف کیا۔ چنانچہ حضرت نے ان خرقوں میں سے جو ڈوری میں لٹک رہے تھے، ایک خرقے کی جانب اشارہ کیا اور فرمایا کہ عمر! یہ خرقہ شیخ بہاءالدین غوث عالم کو پہناؤ۔ انہوں نے یہی کیا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر حضور سرور کائنات ﷺ کے مبارک قدموں میں ڈال دیا۔ جب شیخ الاسلام کو یہ بات معلوم ہوئی تو ان کو امید پیدا ہوئی کہ ان کا خرقہ ان کو ضرور ملے گا۔ علی الصبح چاشت کے بعد حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی نے حضرت شیخ الاسلام غوث عالم بہاءالدین کو اندر بلایا۔ جب شیخ وہاں پہنچے وہی گھر دیکھا جو دیکھ چکے تھے اور خرقے اسی طرح ڈوری میں لٹک رہے تھے۔ حضرت شیخ الشیوخ اٹھے اور وہی خرقہ جس کی جانب سرور کائنات ﷺ نے اشارہ فرمایا تھا، ڈوری سے اتارا اور حضرت شیخ الاسلام کو پہنایا اور فرمایا کہ بابا بہاءالدین! حضُور پرنور جناب سرور عالم ﷺ کے خرقوں کے درمیان میں ایک واسطے سے زیادہ نہیں ہوں۔ کسی کو ان کی اجازت کے بغیر نہیں دے سکتا، جیسا کہ رات تم کو خود دکھلا دیا گیا۔ (۵۲)

۱۶۔ صوفیہءکرام کے مسائل کا حل:

شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب حضور سرور کائنات ﷺ کی زیارت کی عرض کیا۔ ''یا رسول اللہ! یہ سماع جن میں ہم راتوں کو حاضر ہوئے ہیں اور کبھی اس میں حرکتیں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے بارے میں اپ کا کیا ارشاد ہے؟'' فرمایا ''میں ہر شب تمہارے ساتھ ہوتا ہوں، مگر اسے قرآن شریف سے شروع کر کے قرآن شریف پر ہی ختم کیا کرو۔'' (۵۳)

شیخ ابوعلی کاتب مصری رحمۃ للہ علیہ فرماتے تھے کہ جب مجھے کسی مسئلہ میں مشکل درپیش ہوتی تو میں سرور کونین ﷺ کے دیدار سے خواب میں مشرف ہوتا۔ حضور ﷺ سے مسئلہ کا حل دریافت کر لیا کرتا تھا۔ (۵۴)

حضرت شیخ ابو بکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۲۲ھ کے بارے میں داراشکوہ نے لکھا ہے۔ ''آنحضرت ﷺ کو اکثر خواب میں دیکھتے تھے اور آنحضرت ﷺ سے سوالات واستفسارات کرتے اور جوابات پاتے۔ چنانچہ ایک رات کو ۱۵ بار خواب میں آنحضرت ﷺ کا دیدار ہوا۔ (۵۵)

اُن کا ارشاد ہے کہ میں نے ایک شب میں اکیاون مرتبہ حضور اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھ کر آپ سے مسائل کی تحقیق پھر ایک شب میں میں نے حضور ﷺ کے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے کہ حرص و ہوس کا خاتمہ ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ روزانہ چالیس مرتبہ یہ دعا پڑھ لیا کرو:

یاحی یاقیوم لا الہ الا انت اسئلک ان تحی قلبی بنور معرفتک ابداً۔ (۵۶)

شیخ ابواسحاق بن شہر یار گازرونی رحمۃ اللہ علیہ المتوفیٰ ۴۲۶ھ/ ۱۰۳۴ء ایک شب دیدارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تصوف کیا چیز ہے؟ سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

التصوف ترک الدعاوی و کتمان المعانی

یعنی دعوؤں کا ترک کر دینا اور مطالب کا چھپانا تصوف ہے۔

آپ نے پھر عرض کیا: ماالتوحید (توحید کیا ہے؟)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

’’جو کچھ تیرے دل میں گذرے، تیرے خیال میں اس کا خطرہ گذرے، اللہ سبحانہ تعالیٰ اس کے برعکس ہے اور توحید یہ ہے کہ تو خداوند تعالیٰ کو شک و شرک اور تعطل سے پاک سمجھے۔‘‘

حاضرین مجلس نبوی میں سے ایک دوسرے شخص نے دریافت کیا ماالعقل (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! عقل کیا ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **ادناہ ترک الدنیا و اعلاہ ترک التفکر فی ذات اللہ۔** (۵۷)

(ادنیٰ درجہ عقل کا یہ ہے کہ دنیا کو ترک کر دے اور اعلیٰ یہ ہے کہ خدا کی ذات میں تفکر کرنا چھوڑ دے)

حضرت ابوالحسن علی الشاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ حضور متابعت کسے کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا متبوع کو ہر شے کے نزدیک، ہر شے کے ساتھ اور ہر شے میں دیکھا۔ (۵۸)

حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک مجلس میں فرمایا کہ شروع میں مجھ سے قرآن شریف حفظ نہ ہوتا تھا۔ ایک رات خواب میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ قدموں میں گر پڑا، رونے لگا۔ پھر عرض کی کہ میں چاہتا ہوں کہ کلام پاک کو حفظ کرلوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرے رونے پر رحم آیا اور شفقت سے فرمایا کہ سر اٹھاؤ اور میں نے حسبِ حکم سر اٹھایا اور ارشاد ہوا کہ سورہ یوسف برابر پڑھا کرو، قرآن مجید یاد ہو جائے گا۔ میں بیدار ہوا تو حسبِ حکم سورہ یوسف کی مواظبت کی یہاں تک کہ میں نے پورا کلام پاک حفظ کرلیا۔ (۵۹)

۱۷۔ صوفیہء کرام اور اعمالِ مسنونہ سیکھنے کا شوق:

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ جب بصرہ تشریف لے گئے تو خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ان

سے ملاقات کی اور عرض کیا کہ مجھے وضو کا طریقہ سکھا دیجئے۔ چنانچہ ایک طشت میں پانی منگوا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو وضو کا طریقہ سکھایا اور اسی وجہ سے اس مقام کا نام بالطشت پڑ گیا۔(۶۰)

۱۸۔صوفیہء کرام اور اخلاقِ محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام:

ایک دفعہ حامد بن فضل اللہ جمالی مؤلف سیر العارفین شیخ سماء الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۴۳ھ کے گھر پر ملاقات کے لیے حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضرت ایک تخت پوش پر تشریف رکھتے ہیں۔ کھچڑی کا ایک طباق سامنے رکھا ہوا ہے اور حضرت تناول فرما رہے ہیں۔ جمالی کو دیکھ کر مسکرائے اور ساتھ کھانے کے لیے ارشاد فرمایا اور کہا کہ اس کھانے کے لیے کچھ ریاضت کی ضرورت ہے۔ جمالی نے عرض کیا کہ بسر وچشم! وہ حاضر ہیں۔ جب انہوں نے لقمہ منہ میں رکھا تو معلوم ہوا کہ وہ کھچڑی مریضوں کی طبیعت کی طرح کچی ہے اور روغن اتنا تلخ تھا جیسا مہجوروں کا زمانہ تلخی سے گذرتا ہے۔ حضرت سماء الدین اسے نہایت خوش طبعی سے تناول فرما رہے تھے۔ جمالی برداشت نہ کر سکے باورچی کو بہت سست کہا اور اس کی ملامت کی کہ اے بدبخت ترشرو! کھانے میں یہ کڑواہٹ اور کچا پن کیسا ہے؟ سب کو معلوم ہو گیا کہ انہوں نے روغن کی کڑواہٹ کی وجہ سے اس ملازم پر تلخی اور کڑواہٹ کا اظہار کیا۔ حضرت نے تبسم فرمایا اور کہا کہ میں نے پہلے ہی تم سے ریاضت کے متعلق کہا تھا اور تم نے قبول بھی کر لیا تھا، اب اس کو کچھ نہ کہو۔ جمالی حکم کے مطابق خاموش ہو گئے۔

۱۹۔تالیفِ کتب:

صوفیہء کرام علیہم الرحمہ میں سے بعض بزرگوں نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے اپنی محبت کا اظہار سیرت وحدیث پر کتب لکھ کر کیا ہے۔ اس سلسلے میں متعدد مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے ''مدارج النبوۃ'' کے عنوان سے سیرت طیبہ پر اور عربی وفارسی زبانوں میں الگ الگ مشکوٰۃ المصابیح کی شرح لکھی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''سرور المخزون ترجمہ نور العیون'' کے عنوان سے سیرت طیبہ اور عربی وفارسی میں مؤطا امام مالک کی شروح لکھی ہیں۔ میرے مرشد کریم حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ نے جو عصرِ حاضر کے سلسلہء چشتیہ کے معروف صوفی تھے، ضیاء النبی ﷺ کے عنوان سے سات جلدوں میں حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت لکھی ہے، اس کے علاوہ حجیتِ حدیث کے موضوع ''سنت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام'' کے عنوان سے کتاب لکھی ہے۔

ooo

حوالہ جات وحواشی

۱۔ محمد ذوقی، حضرت شاہ سید، سردلبراں، لاہور: الفیصل ناشران وتاجران کتب، ۲۰۰۵ء، ص: ۳۸۳

۲۔ صباح الدین عبدالرحمٰن، سید۔ بزم صوفیہ، اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، ۱۹۹۰ھ، ص: ۸۴

۳۔ ایضاً، ص: ۱۵۵

۴۔ ایضاً، ص: ۶۵

۵۔ داراشکوہ، سفینۃ الاولیاء، مترجم محمد علی لطفی، کراچی: نفیس اکیڈیمی ۱۹۸۶ء، ص: ۱۵۸

6۔ جامی، مولانا عبدالرحمن، نفحات الانس، مترجم: شمس بریلوی، ص: ۳۴۸

7۔ ایضاً، ص: ۲۷۲

۸۔ داراشکوہ، سفینۃ الاولیاء، مترجم: محمد علی لطفی، ص: ۱۶۶

۹۔ جامی، مولانا عبدالرحمن، نفحات الانس، مترجم: شمس بریلوی، ص: ۵۴۴

۱۰۔ شارب، ظہورالحسن، ڈاکٹر، تذکرہ اولیائے پاک وہند، ص: ۲۲۲

۱۱۔ ایضاً، ص: ۳۳۱

۱۲۔ ایضاً، ص: ۳۳۱

۱۳۔ شاہ مراد سہروردی مارہروی، علامہ، سیر الاخیار المعروف تذکرہ ہفتاد اولیاء، فیصل آباد: سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ، س۔ن، ص: ۱۱۴

۱۴۔ جامی، مولانا عبدالرحمن، نفحات الانس، مترجم: شمس بریلوی، ص: ۱۳۳

۱۵۔ عطار، شیخ فریدالدین، تذکرۃ الاولیاء اردو، ص: ۱۸۲

۱۶۔ ایضاً، ص: ۱۶

۱۷۔ داراشکوہ، سفینۃ الاولیاء، مترجم: محمد علی لطفی، ص: ۱۹۱

۱۸۔ معشوق یار جنگ، نواب مولانا، اخبار الصالحین، لاہور: ملک اینڈ کمپنی، ۱۴۰۴ھ، ص: ۴۳۱

۱۹۔ چشتی، شیخ عبدالرحمن، مرآۃ الاسرا، مترجم: کپتان واحد بخش سیال، لاہور: صوفی فاؤنڈیشن، ۱۹۸۲ء، ص: ۴۰۶

۲۰۔ محمد ایوب قادری، پروفیسر، حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت، کراچی: سید اینڈ کمپنی، ۱۹۷۵ء، ص: ۱۳۲

۲۱۔ صباح الدین عبدالرحمن، سید، بزم صوفیہ، ص:۲۲۱

۲۲۔ محدث دہلوی، شیخ عبدالحق، اخبار الاخیار، مترجم: محمد منیر رضا قادری، لاہور: شبیر برادرز، ۱۴۱۸ھ، ص: ۴۷

۲۳۔ محدث دہلوی، شیخ عبدالحق، اخبار الاخیار، مترجمین: مولانا سبحان محمود، مولانا محمد فاضل، کراچی: مدینہ پبلشنگ کمپنی، ص: ۶۵

۲۴۔ جامی، نفحات الانس، مترجم شمس بریلوی، ص: ۲۳۵

۲۵۔ جمالی، حامد بن فضل اللہ، سیر العارفین، مترجم: محمد ایوب قادری ،لاہور: اردو سائنس بورڈ ۱۹۸۹ء، ص: ۱۴۴۔۴۵

۲۶۔ ایضاً، ص: ۱۴۵

۲۷۔ خلیل احمد رانا، مرتب: انوارِ قطب مدینہ، لاہور: مرکزی مجلسِ رضا، ۱۴۰۸ء

۲۸۔ جمالی، حامد بن فضل اللہ، سیر العارفین، مترجم: محمد ایوب قادری، لاہور: اردو سائنس بورڈ ۱۹۸۹ء، ص: ۲۳۷

۲۹۔ داراشکوہ، سفینۃ الاولیاء، مترجم: محمد علی لطفی، ص: ۲۰۲

۳۰۔ عطار، شیخ فریدالدین، تذکرۃ الاولیاء اردو، ص: ۱۳۵

۳۱۔ ۔یافعی، مام عبداللہ بن اسعد، روض یا حسین فی حکایات الصالحین، اردو ترجمہ مولانا بدر القادری بعنوان بزم اولیاء، لاہور: رضا پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء، ص: ۴۰۹

۳۲۔ محدث دہلوی، شیخ عبدالحق، اخبار الاخیار، مترجم محمد منیر رضا قادری، ص: ۳۵۵۔۵۶

۳۳۔ عطار، شیخ فریدالدین، تذکرۃ الاولیاء اردو، ص: ۱۹۴

۳۴۔ چشتی، شیخ عبدالرحمن، مراۃ الاسرار، ترجمہ و تحقیق کپتان واحد بخش سیال، لاہور: صوفی فاؤنڈیشن، ۱۹۸۲ء، ۶۲/۲

۳۵۔ عطار، شیخ فریدالدین، تذکرۃ الاولیاء اردو، ص: ۸۶

۳۶۔ یافعی، عبداللہ بن اسعد، روض الریاحین فی حکایات الصالحین، اردو ترجمہ بزم اولیاء از مولانا بدر القادری، لاہور: رضا پبلی کیشنز ۲۰۰۷ء، ص ۳۶۴۔۶۵

۳۷۔ عطار، شیخ فریدالدین، تذکرہ الاولیاء، تصحیح: اختر حجازی، لاہور: الفیصل طبع اول، ص: ۱۳۰

۳۸۔ ایضاً، ص: ۱۴۶۔۴۷

39. Stoddart, W.,Sufism: The Mystical Doctrines and Methods of Islam (Wellingboorought Thorsons Publishers, Ltd. 1976) p.24

40. Hoffman-Ladd, Valerie J., Devotion to the Prophet and His Family in Egyptian Sufisim, Journal of Middle East Studies Vol.24, No. 4 (November 1992) p.618

۴۱۔ شارب، ظہورالحسن، ڈاکٹر، تذکرہ اولیائے پاک وہند، لاہور: الفیصل پبلشنگ کمپنی، تکمیل ۱۹۶۵ء، ص:۲۱۶

۴۲۔ یافعی، عبداللہ بن اسعد، روض الریاحین فی حکایات الصالحین، اردو ترجمہ بزم اولیاء از مولانا بدرالقادری، لاہور: رضا پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء، ص:۱۶۹

۴۳۔ شارب، ظہورالحسن، ڈاکٹر، تذکرہ اولیائے پاک وہند ص:215

۴۴۔ یافعی، عبداللہ بن اسعد، روض الریاحین فی حکایات الصالحین، مترجم: بزم اولیاء از مولانا بدرالقادری، ص:۱۷۳

۴۵۔ ایضاً ص:۲۰۷۔۸

۴۶۔ جمالی، حامد بن فضل اللہ، مترجم: محمد ایوب قادری، لاہور: اردو سائنس بورڈ، ۱۹۸۸ء، ص:۱۹۔۲۰

۴۷۔ عطار، شیخ فریدالدین، تذکرہ الاولیاء اردو، تصحیح مولانا اختر حجازی، لاہور: الفیصل ناشران وتاجران کتب، س۔ن، ص:۲۷۹

۴۸۔ محدث دہلوی، شیخ عبدالحق، اخبارالاخیار، مترجمین: مولانا سبحان محمود ومولانا محمد فاضل، کراچی: مدینہ پبلشنگ کمپنی، ص:۳۸

۴۹۔ داراشکوہ، شہزادہ، سفینۃ الاولیاء، مترجم: محمد علی لطفی، ص:۷

۵۰۔ جمالی، حامد بن فضل اللہ، سیر العارفین، مترجم: محمد ایوب قادری، ص ۳۳۔۳۴

۵۱۔ معشوق یار جنگ بہادر، نواب مولانا، اخبارالصالحین، لاہور: ملک اینڈ کمپنی، ۱۴۰۴ھ، ص:۲۸۹

۵۲۔ جمالی، حامد بن فضل اللہ، سیر العارفین، مترجم: محمد ایوب قادری، لاہور: اردو وسائنس بورڈ ۱۹۸۹ء، ص:۱۴۷

۵۳۔ یافعی، عبداللہ بن اسعد، روض الریاحین فی حکایات الصالحین، اردو ترجمہ بزم اولیاء از مولانا بدر القادری لاہور: رضا پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء، ص:۳۲۴

۵۴۔ جامی، نفحات الانس، مترجم: شمس بریلوی، ص:۳۸۹

۵۵۔ داراشکوہ قادری، شہزادہ، سفینۃ الاولیاء، مترجم: محمد علی لطفی، کراچی: نفیس اکیڈمی ۱۹۸۶ء، ص:۱۸۸

۵۶۔ عطار، شیخ فریدالدین، تذکرہ الاولیاء اردو، ص:۲۴۷

۵۷۔ جامی، نفحاس الانس، مترجم: شمس بریلوی، ص:۴۴۹۔۸۸

۵۸۔ معشوق یار جنگ بہادر، نواب مولانا، اخبارالصالحین، لاہور: ملک اینڈ کمپنی ۱۴۰۴ھ، ص:۲۹۴

۵۹۔ عطار، شیخ فریدالدین، تذکرہ الاولیاء اردو، ص:۱۶

۶۰۔ جمالی، سیر العارفین، مترجم: محمد ایوب قادری، ص:۵۴۔۵۵

OOO